ایک خبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"میں بہت تیزی سے اسکوٹر چلا رہا تھا کہ اچانک سامنے ایک بچی آ گئی۔ بچاتے بچاتے بھی بچی اسکوٹر سے ٹکرا گئی۔ جب میں نے پاس آکر دیکھا تو بچی کے سر سے خون نکل رہا تھا۔ میں نے اپنے دوست کے ساتھ مل کر بچی کو اٹھایا اور ہسپتال کی طرف بھاگا"۔

حجام روانی سے ساتھ یہ قصہ اپنے ساتھی کو سنا رہا تھا اور میں بھی اس کی باتیں دلچسپی سے سن رہا تھا۔ حجام نے اپنی بات جاری رکھی۔

"ہم دونوں بچی کو لے کر ہسپتال میں گئے اور اسے ٹریٹمنٹ دلوائی۔ اب مسئلہ یہ تھا کہ بچی کو کس طرح اس کے گھر والوں تک پہنچایا جائے۔ چنانچہ میں نے اپنی امی کو فون کر کے بلایا اور اس محلے میں بھیجا جہاں یہ ایکسڈنٹ ہوا تھا۔ میری ماں نے گھر گھر جا کر بچی کے متعلق پوچھا۔ بالآخر ایک گھر سے مثبت جواب آیا۔ اس طرح وہ بچی اپنے ماں باپ تک پہنچا دی گئی"۔

حجام نے اپنی گفتگو ختم کی۔ میں نے اس سے دریافت کیا

"تم چاہتے تو بھاگ بھی سکتے تھے"۔

"ہاں۔ کیوں کہ لوگ اکثر مارنے پیٹنے پر اتر آتے ہیں۔ حالانکہ میری غلطی نہیں تھی لیکن پھر بھی لوگ مجھے ہی قصوروار سمجھتے۔ اس رسک کے باوجود میں نہیں بھاگا کیونکہ اس طرح ایک بچی کی جان جا سکتی تھی"۔ حجام نے جواب دیا۔

میں سوچنے لگا کہ اگر یہ خبر کسی اخبار کے رپورٹر کو بتائی جائے یا ٹی وی چینل والوں کو دی جائے تو وہ اس کی اشاعت نہیں کریں گے کیونکہ یہ ان کے بنائے ہوئے خبر کے معیار پر پوری نہیں اترتی۔ ان کی خبر کا معیار اکثر منفی امور کو ہی خبر گردانتا ہے۔ چنانچہ باپ کا اپنی بیٹی کو قتل کر دینا، عورت کا آشنا کے ساتھ فرار، بیوی کا شوہر کو ہلاک کر کے اسکا گوشت فرج میں رکھ دینا، قبرستان کے مالی کا مردہ نعشوں کے ساتھ بد فعلی کرنا، فائرنگ سے ہلاکت، جلاؤ، گھیراؤ یا ایکسڈنٹ میں مارے جانے کے معاملات کو خبر گردانا جاتا ہے۔ دوسری طرف کسی انسان کا دوسرے کی مدد کرنا، باپ کا اپنے بچوں کی خاطر دن رات محنت کرنا، کسی کی جان بچا دینا وغیرہ خبر نہیں سمجھے جاتے۔ چنانچہ جب ٹی وی اور اخبارات میں قتل و غارت گری اور چوری ڈکیتی کی خبریں دن و رات نشر ہوتی ہیں تو یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ پورا معاشرہ اسی شر کے گرداب میں پھنسا ہوا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ روزانہ ہزاروں گاڑیاں ایکسڈنٹ سے محفوظ رہتی ہیں، لاکھوں لوگ زندہ اپنے گھروں کو لوٹتے، بے شمار افراد لٹنے سے بچ جاتے اور لاتعداد لوگ اپنے بچوں کے لئے قربانیاں دیتے نظر آتے ہیں۔ لیکن میڈیا یہ پہلو سوسائٹی کو دکھانا نہیں چاہتا کیونکہ اس میں سنسنی نہیں ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ معاشرے کے مثبت پہلوؤں کو بھی اجاگر کیا جائے جو یقینی طور پر زیادہ حاوی اور موثر ہے۔

اگر آپ کو یہ تحریر پسند آئی ہے تو اس کا لنک دوسرے دوستوں کو بھی بھیجیے۔ اپنے سوالات، تاثرات اور تنقید کے لئے بلا تکلف ای میل کیجیے۔ mubashirnazir100@gmail.com

غور فرمایئے!

- میڈیا پر مثبت خبریں کیوں نہیں دی جاتی ہیں؟
- معاشرے میں مثبت اقدار کے فروغ کے لیے ہم کیا کر سکتے ہیں؟